Day: Date:

سجاد حیدر یلدرم کے افسانہ "ازدواج محبت" کا تجزیہ

ازدواج محبت کا خلاصہ

افسانے کا مرکزی کردار مصنف کا دوست ڈاکٹر نعیم ہے۔ جس سے اس کی ملاقات کافی عرصہ بعد ہوئی۔ ڈاکٹر نعیم نے مصنف کو اپنی کہانی سنائی جس کا خلاصہ یوں ہے۔

میرے والد صاحب نے جو حیدرآباد میں ملازم تھے، مجھے اعلیٰ تعلیم کے لیے ریاست کی طرف سے انگلستان بھجوا دیا۔ جب میں ڈاکٹر بن کر واپس آیا تو میری تعیناتی ریاست ہی میں بطور سول سرجن ہو گئی۔ میرے زیر نگرانی کئی زنانہ ہسپتال بھی تھے۔ جن میں سے ایک میں لیڈی ڈاکٹر مسلمان تھی جو اپنے غیر معمولی حسن و جمال اور رکھ رکھاؤ کی وجہ سے شک کی نظروں سے دیکھی جاتی تھی۔ تاہم لوگ باتیں تو بہت کرتے مگر کسی کی جرات نہیں ہوتی تھی کہ اسے میلی آنکھ سے دیکھ سکے۔ لوگ اس کے خلاف باتیں کرتے تھے تو میں اس کی حمایت میں بولتا تھا۔ اور لوگوں سے الجھتا بھی تھا۔

جلد ہی میں نے محسوس کر لیا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اور اس کے بغیر گزارہ ممکن نہیں۔ میں نے اس سے شادی کی بات کی تو اس نے انکار کر دیا کہ وہ غریب خاندان کی عورت ہے۔ وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتی لیکن بالآخر رضامند ہو گئی اور ہماری شادی ہو گئی۔

CamScanner

Day: Date:

جس کے نتیجے میں 48 گھنٹے کے اندر ریاست بدر کر دیا گیا۔
ہم لکھنو چلے گئے۔ حیدر آباد کے قیام کے دوران کچھ جمع نہیں کیا تھا۔
لکھنو میں پریکٹس نہ چلی، اور غربت کا دور شروع ہو گیا۔
میری بیوی قمر النسا نے اس مصیبت میں میرا پورا ساتھ
دیا۔ ان ہی ایام میں وہ امید سے ہو گئی۔ لکھنو میں کوئی رشتہ
دار نہ ہونے کے سبب اس نے تجویز پیش کی کہ ہم پٹنہ چلے جائیں۔
جہاں اس کے کوئی دور کے رشتہ دار رہتے ہیں۔
ہم پٹنہ چلے گئے۔ ایک بزرگ نے ہمارا استقبال کیا۔
اس کے بعد انہوں نے کہا کہ میں آپ لوگوں کو نواب
صاحب سے ملوانا چاہتا ہوں۔ وہ مجھے نواب صاحب کے
ہاں لے گئے۔ مجھے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ میری بیوی نواب
صاحب کی بیٹی ہے اور وہی ان کی تمام جائیداد کی مالک
ہے۔ اس نے محض اس لیے ملازمت کی تھی کہ اس کے ساتھ
شادی کرنے والے بے شمار خواہاں لوگوں میں سے اسے
سارے ہی کھوکے نظر آتے تھے۔
وہ ایسا شخص تلاش کرنا چاہتی تھی جو محض اس
سے محبت کی خاطر شادی کرے اور دولت کا لالچ نہ کرے۔
اسی لیے وہ خود کو غریب ظاہر کرتی تھی۔ تاکہ محبت کرنے والے
کی نظر میں میری کوئی دولت نہ ہو۔ میں نے اس سے صرف
محبت کی وجہ سے شادی کی مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور
تھا۔ آٹھ سال کے بعد وہ ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے چلی گئی۔
اب میری ایک بیٹی نجم النساء ہے جو میرے پاس اس
کی نشانی ہے۔
اس تمام کے بعد نعیم نے اس خواہش کا اظہار کیا

Day: Date:

کہ اپنی ساری دولت سے اُس کی یاد میں ایک اعلیٰ تعلیم کا مثالی ادارہ قائم کر دے۔ جہاں عورتیں زیور تعلیم سے آراستہ ہوں۔

افسانہ ازدواج محبت کا فکری جائزہ

موضوع:-

اِس افسانہ کا موضوع پسند / محبت کی شادی ہے۔ اور محبت کی شادی میں جو تکالیف اور مصائب آتے ہیں اُن کو مصنف نے افسانے کا موضوع بنایا ہے۔ افسانہ نگار یہ پیغام دینے میں مکمل طور پر کامیاب نظر آتا ہے کہ جذبہ عشق میں تپ کر کندن ہونے والے لوگ اپنے جذبے کی تکمیل اور منزل پر پہنچنے کے لیے ہر قسم کی پریشانیاں خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں۔

یلدرم جذبہ محبت کو انسان کی ایک بنیادی ضرورت قرار دیتے ہیں۔ اور کامیابی کا راستہ بھی دکھاتے ہیں۔

مقصدیت

یلدرم کے افسانہ کا مقصد یہ ہے کہ نیک بیوی عطیہ خداوندی ہے۔ اگر کسی کی بیوی نیک سیرت ہو تو اپنے شوہر کے ساتھ ہر قسم کی صعوبتیں خندہ پیشانی سے برداشت کر کے شوہر کے لیے باعث رحمت بنتی ہے۔

مصنف کا مقصد یہ ہے کہ بیوی ہی شوہر کی مونس وغم خوار ہوتی ہے۔ جو ہر مصیبت کی گھڑی اور کٹھن

Day:

Date:

آزمائش میں اپنے شوہر کی امید بندھاتی رہتی ہے۔ اور شوہر کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے۔

سماج پر طنز

افسانہ نگار نے ان لوگوں کو بھی معاشرے کے لیے زہرِ قاتل قرار دیا ہے۔ جو بغیر سوچے سمجھے کسی کی ذات پر طنز کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہر اچھے برے انسان کو شک کے تیروں اور حسد و بغض سے زخمی کرتے رہتے ہیں۔ مصنف نے ان لوگوں کی نفسیات کا ذکر کیا ہے جو ہر حال میں اپنی عادت سے باز نہیں آتے۔ مصنف یہ اصلاح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ کسی کی ذات پر بلاوجہ شک اور تنقید کرنا مکمل طور پر ظلم ہے۔

"کسی کو اس کی پاکدامنی میں شبہ تھا کوئی
کہتا تھا جانے کس رذیل قوم کی ہے۔
غرض جتنے منہ اتنی ہی باتیں تھیں۔"

رومانویت

یلدرم چونکہ رومانویت کا مطلعِ اول ہے۔ اس لیے وہ ثابت کرتے ہیں کہ محبت کبھی نہیں مرتی۔ محبوب کی یادوں سے عاشق کبھی بھی چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ اور یہی سچی محبت کی معراج ہے۔

سجاد حیدر یلدرم کی رومانیت کا جو تصور نظر آتا ہے اس کی ایک جداگانہ حیثیت ہے۔ جو دوسرے رومان نگار ادیبوں سے مختلف ہے۔ ان کے ہاں رومان ہمیشہ

Day: Date:

اضطراب اور ہیجان کا باعث بنتا ہے۔ جب کہ سجاد کا رومان، سکون کا باعث ہے۔ اُن کے افسانہ میں جذبہ محبت، رومانیت کا پرتو لیے ہوئے ہے۔

"تھوڑے دنوں بعد مجھے معلوم ہوا کہ مجھے محض
اُس سے محبت ہی نہیں عشق ہے کیونکہ
روز بروز اُس کا خیال دل میں گھر کرتا جاتا ہے۔"

حقیقت نگاری:

افسانہ ازدواج محبت میں مصنف نے حقیقت کو بھی بیان کیا ہے۔ یلدرم رومان پسندی کے شوق اور ترقی پسندی کے جوش میں زندگی کے حقائق سے منہ نہیں موڑتے وہ رومان پرست اور ترقی پسند ضرور تھے۔ اور اُن کے ہاں رومانیت اور حقیقت کا جو امتزاج ملتا ہے وہ مخصوص عصری حالات ہیں جن سے وہ کسی نہ کسی طور متاثر ہوئے۔

"میں اپنے دل سے کہتا تھا دنیا کیا کہے گی
عزیز و (افکارب) اقارب کیا کہیں گے
دل میں کہتا تھا کہ عشق میں ان باتوں
کا کیا خیال۔"

افسانہ ازدواج محبت کا فنی جائزہ

اسلوب

اس افسانے کا اسلوب سلیس، رواں اور سادہ ہے۔ اس کے اسلوب میں شعر و شاعری کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ جو قاری کے

Day: Date

کے ذہن کو اور متاثر کرتا ہے۔ جس کو پڑھ کر قاری اپنے تخیل میں کھو جاتا ہے۔ اور خود اپنے ذہن میں کہانی بنتا ہے۔

کسی کا ہو رہے آتش کسی کو کر رکھے
دو روزہ عمر کو انسان نہ رائیگاں کاٹے

پلاٹ

یہ کہانی حسنِ اتفاق سے شروع ہوتی ہے۔ غیر معمولی اور غیر حقیقی جواز پر اس کا پلاٹ تعمیر کیا گیا ہے۔ افسانے کا پلاٹ کافی مربوط ہے۔ تمام واقعات یکے بعد دیگرے رونما ہوتے ہیں۔ جس سے یہ افسانہ ایک لڑی بن گیا ہے۔ واقعات اور حالات بڑی فنی مہارت اور فن کاری کے ساتھ بروئے کار لائے ہیں۔ افسانہ پڑھنے کے بعد قاری کو حالات و واقعات مجتمع کرنے کی خاطر غیر ضروری طوالت اور غیر ضروری الفاظ کے دلدل سے گزرنا نہیں پڑتا۔ افسانے کے پلاٹ میں کوئی فنی خامی نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی جھول نظر آتا ہے۔ بلکہ ایک سیدھا سادھا اور ہر قسم کی پیچیدگی سے مبرا پلاٹ ہے۔ افسانے کا انجام ٹریجڈی کا عنصر لئے ہوئے ہے۔ یلدرم نے قدیم روایات کی طرح موت کو کہانی کے انجام کے لیے استعمال کیا ہے۔

منظر نگاری

اس افسانے میں منظر نگاری بہت زیادہ تو نہیں کی گئی مگر جو بھی منظر بیان کیا ہے۔ اسے خوبصورت طریقے سے

Day: Date:

بیان کیا ہے۔ اس افسانے کے منظر میں رات کا منظر، شفا خانے کا منظر، ریاست کی جستجو کا منظر، آسمان کا منظر اور ڈاکٹر کی کوٹھی کا منظر بہت ہی خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے۔

"چونکہ گرمی کا موسم تھا۔ اس لیے رات کا
وقت، چاندنی رات صحن چمن اور ٹھنڈی
ہوا ایسی چیزیں نہ تھیں کہ ہم میں سے کسی کا
بھی دل اٹھنے کو چاہتا۔"

جزئیات نگاری

جزئیات نگاری میں مصنف نے خوبصورتی سے جزئیات کو بیان کیا ہے۔ جن میں گرمی اور ایک رات، ٹھنڈی ہوا اور اس کے ساتھ آسمان پر چمکنے والے ستارے اور چاند کو اپنے محور کا حصہ بنا کر اس افسانے میں پیش کر دیا ہے۔ جس کو پڑھ کر قاری خود ٹھنڈی ہوا اور شکلوں کو محسوس کر سکتا ہے۔

"رات کا وقت، چاندنی رات صحن چمن
اور ٹھنڈی ہوا ایسی چیزیں نہ تھیں کہ
ہم میں سے کسی کا بھی اٹھنے کو دل چاہتا۔"

مکالمہ نگاری

افسانہ میں اگرچہ مکالمہ نگاری زیادہ نہیں کیونکہ افسانہ ایک گذشتہ ماضی کی کہانی کے انداز میں آگے بڑھتا ہے۔ اور یہ مکالمات افسانے کے حسن میں اضافہ کرتے

Day: Date:

ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ان میں مصنوعی پن بھی جھلکتا ہے۔ مصنف اور نعیم کا مکالمہ ملاحظہ ہو۔

میں نے بڑے اشتیاق سے کہا:
"خدا کے لیے سناؤ۔"
"سناؤں تو، مگر کیا میں سنا سکوں گا؟"
میں نے ذرا چلا کر کہا:
"اللہ میرے اشتیاق کو مت بھڑکاؤ، کہو تو۔"

تجسس و جستجو

افسانے میں جگہ جگہ تجسس و جستجو کے عناصر ملتے ہیں۔ مثلاً جب ڈاکٹر نعیم قمر النساء کو شادی کی تجویز پیش کرتا ہے۔ تو قاری قمر النساء کے ردعمل پر متجسس ہو جاتا ہے۔ اور جب قمر النساء شہزادیوں کے لباس میں ملبوس نعیم کے سامنے آتی ہے تو قاری کا تجسس انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ اور آخر جب قاری کو سوالات کے جوابات مل جاتے ہیں۔ تو قاری سکھ کا سانس لیتا ہے۔ سو پورے افسانے پر تو نہیں البتہ بعض جگہوں پر تجسس پایا جاتا ہے۔

کردار نگاری

افسانہ ازدواج محبت میں بڑے چھوٹے تقریباً چھے کردار ہیں۔ جو ڈاکٹر نعیم، اس کی بیوی قمر النساء، اُن کی بیٹی نجم النساء، قمر النساء کا خالو، بڑی بی اور مصنف (سجاد حیدر یلدرم) خود ہیں۔

Day........ Date:

ڈاکٹر نعیم کا کردار

مصنف نے یہ افسانہ ڈاکٹر نعیم کی زبانی بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر نعیم ہندوستانی تہذیب و معاشرت کا ایک جیتا جاگتا کردار ہے۔ نعیم ایم بی بی ایس کرنے کے لیے انگلستان جاتا ہے۔ جب واپس آتا ہے تو ماں باپ اس کی شادی کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ نعیم شادی نہیں کرتا مگر جب ایک سال بعد دونوں یکے بعد دیگرے انتقال کر جاتے ہیں۔ تب یہ کہتا ہے کہ کاش میں نے شادی کر لی ہوتی میرے ماں باپ کی خوش ہو جاتے۔ یہ نقطہ بھی ایک مشرقی تعلیم یافتہ نوجوان کی عکاسی کرتا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کردار نیک نیت، رحمدل، بہادر، محبت کا پروردہ ہے۔ وہ شوہر کے کردار کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔ اور بیوی کی وفات پر افسردہ ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر قمر النساء کا کردار

ڈاکٹر قمر النسائ پٹنہ کے ایک نواب صاحب کی بیٹی ہے۔ جو لاہور سے ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کرتی ہے۔ یہ کردار بھی نیک نیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے ایک باکردار اور صالح شوہر ملتا ہے۔ قمر النسائ غربت کے دنوں میں بہت محنت کرتی ہے۔ اور اپنے شوہر کا ہاتھ بٹاتی ہے۔

یہ کردار بنیادی طور پر ہندوستانی بیوی اور بیٹی کا جیتا جاگتا کردار ہے۔ اگر وہ ڈاکٹرنی کے روپ میں ہوتی ہے تو ہم سے پتہ ہے کہ زوال پذیر معاشرے

Day: Date:

میں کس طرح رہنا ہے۔ اس لیے وہ ہر وقت غضب ناک رہتی ہے۔ اگر وہ شوہر کے حقوق کو ادا کرنے پر آتی ہے تو پوری طرح اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتی ہے۔ یہ کردار منصوبہ ساز اور مشرقی تہذیب کے عین مطابق ہے

مصنف (سجاد حیدر یلدرم) بحیثیت کردار

افسانے کا آغاز سجاد حیدر یلدرم سے ہوتا ہے یہ ضمنی کردار ہے۔ یلدرم کا کردار افسانے کے پلاٹ کے خلا کو بوقت ضرورت پر کرتا ہے۔ سجاد حیدر یلدرم کے ہاں کوئی دوسرا کردار نہیں سما سکتا۔ اس لیے ڈاکٹر نعیم کی روداد بیان کرنے کے لیے خود کو بحیثیت کردار پیش کیا۔ آخر میں محمڈن یونیورسٹی کے لیے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ نعیم کی بجائے سجاد یلدرم کی خواہش ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر مصنف کا کردار مددگار ثابت ہوتا ہے جو کہانی کو آگے لے کر جاتا ہے۔

اس کے علاوہ قمر النساء کے خالو کا کردار، بڑی بی کا کردار اور قمر النساء کی بہنی کا کردار بھی موجود ہے۔ لیکن وہ افسانے میں کوئی خاص افعال و اعمال پیش نہیں کرتے۔ البتہ خالو، نواب صاحب کے نوکر کی حیثیت سے خود کو ثابت کرتا ہے۔ اور یہ قمر النساء اور خالو کی منصوبہ بندی تھی۔ یہ کردار بھی جاندار ہے اور معاون ثابت ہوتا ہے۔

سو افسانہ ازدواج محبت کی کردار نگاری بہترین اور معاشرت کی بھرپور عکاسی ہیں۔

CS CamScanner

Day: Date:

اختصار:

افسانے کی خوبی اختصار ہے۔ اور یہ افسانہ بھی مختصر ہے۔ اس میں بے جا طوالت اور غیر ضروری واقعات کو بیان کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔ اختصار کی وجہ سے افسانے میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ اور قاری افسانے کو ایک ہی نشست میں پڑھ لیتا ہے۔

وحدت فضا کی تاثر بندی

افسانے کا موضوع خواہ کچھ بھی ہو لیکن اس سے مصنف کا مقصود وحدت تاثر پیدا کرنا ہے۔ یعنی اس میں ایک خیال کو بیان کرنا ہے۔ ازدواج محبت میں بھی سجاد حیدر یلدرم نے ایک ہی کہانی بیان کی ہے۔ جس سے افسانہ میں وحدت تاثر کا عنصر واضح طور پر نظر آتا ہے۔

مجموعی جائزہ:

سجاد حیدر یلدرم کا یہ افسانہ ان کے ادبی نظریات کی عکاسی بڑے نمایاں طور پر کرتا ہے۔ اور اس کی فنی قدر و قیمت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ خاص طور سے افسانے میں موضوع کے علاوہ جو ٹیکنیک اختیار کی گئی ہے۔ وہ بہت منفرد ہے۔ جس میں روداد نویسی، خود نوشت اور قصہ گوئی کے تھوڑے اجزا کو شامل کر کے ایک نئی شکل بنائی ہے۔ اس لحاظ سے یہ افسانہ لکھنے کی نئی طرز تھی۔ جس کا تجربہ سجاد حیدر نے ازدواج محبت میں کیا۔

Day: Date:

افسانہ "صحبت ناجنس" کا تجزیہ

خلاصہ

صحبت ناجنس میں دو لڑکیوں کی آپس میں خط و کتابت کے ذریعے دو مختلف اور متضاد طبیعتیں رکھنے والی لڑکیوں کی ذہنی کیفیت کا تجزیہ خوب اور بہت خوب پیش کیا ہے۔

یہ واقعہ ہے کہ ازدواجی اور منزلی زندگی کی اکثر بدمزگیاں محض اختلاف مزاج کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ میاں بشوخ تو بیوی مقطع، بیوی کھلاڑ تو میاں سنجیدہ۔ ایک کو سفید بھائے تو دوسرے کو سیاہ۔ ان ہی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بات بڑھتی ہے۔ اور دونوں ہی دل برداشتہ اور ایک دوسرے سے آزردہ ہو جاتے ہیں۔

قاری اس لڑکی کے حال سے خوش ہوتا ہے جس کا میاں دیو قامت ہے۔ کھانا کھا کر زور زور سے ڈکاریں لیتا ہے۔ اور اپنی بھونڈی اور بھدی آواز میں بڑے چاہ بھرے انداز میں "دونوں ہاتھوں میں مہندی لگا لے پری" گاتا ہے۔ دوسری لڑکی کے حال پر افسوس ہوتا ہے۔ جس کا میاں نہایت مہذب، شائستہ اور سنجیدہ ہے۔ جو ہر کام نہایت باقاعدگی اور باضابطگی کے ساتھ کرتا ہے۔ عورت چاہے کتنی ہی تعلیم یافتہ، مہذب اور سنجیدہ کیوں نہ ہو، لمحات خاص میں مرد سے ملائمت، کھیل اور پیار چاہتی ہے اور دوسری لڑکی کی زندگی پہلی لڑکی کی زندگی سے زیادہ خشک ہے۔

Day: Date:

فکری جائزہ

موضوع:

محبت نا جنس میں دو لڑکیوں اور اُن کے خاوندوں کی مختلف اور متضاد طبیعتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اور عورت کی ذہنی کیفیت کو واضح کیا گیا ہے۔ یلدرم، ازدواجی زندگی کی کامیابی و کامرانی کے لیے حسن و جمال اور مال و متاع کو اہمیت نہیں دیتے۔ اُن کے نزدیک، اصل چیز، طبائع اور مزاج کی باہم موانست اور یگانگت ہے اور ہر اُس رکاوٹ کو دور کرنے میں برائی ہے۔ جو سچی محبت کے راستے میں حائل ہو۔ لڑکے کے مزاج اور طبیعت کی مناسبت کی پوری پوری چھان بین کرنا اس کا موضوع ہے۔

رومانیت

یلدرم کے ہاں رومانیت کا رجحان غالب ہے یہ رومانویت ارضی حقیقتوں کا ساتھ نہیں دیتی۔ لیکن انہوں نے زندگی کے پس منظر کو خود تعمیر کیا ہے۔ اس لیے رومانیت کے باوجود وہ بالعموم حقیقت کو فراموش نہیں کرتے۔ ان کا افسانہ رومانیت اور حقیقت کا حسین امتزاج پیش کرتا ہے۔ آج یہ طرز اور انداز بہت مقبول اور عام ہے۔ اور اس طرز کی نمائندگی کرنے والوں میں سجاد حیدر یلدرم، پیش رو کی حیثیت رکھتے ہیں۔

"بے تحاشا تم سے لپٹ کے گلے میں باہیں

Day: Date:

ڈال کر، تمہارا منہ چوم کے اپنی طرف متوجہ
کر لیا۔ اور اپنا دردِ دل تمہیں کہہ سنایا۔"

معاشرے پر طنز

اس افسانہ میں یلدرم نے معاشرے پر طنز کیا ہے۔ اور اس افسانے میں ایسے لوگوں پر طنز کیا ہے۔ جو بے جوڑ شادی کرواتے ہیں۔ اور شادی کے وقت عمر، مزاج اور طبیعت کو دیکھنے کی بجائے مال و دولت اور تعلیم و تربیت کو جانچتے ہیں۔ اس افسانے میں سلمیٰ اپنی ماں پر طنز کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"اور پھر پہلا موقع جو انہیں ہاتھ آیا
اسے جانے نہ دیا اور میری پیٹھ پر ایسے
زور سے دھکا مارا کہ میں سر کے بل
اندر گر پڑی زندگی کچھ نہیں؟ ہاں
بے شک"

فلسفیانہ انداز

اس افسانے میں مصنف نے جو فرضی خط و کتابت کے ذریعے کہانی بیان کی ہے۔ اس میں کہیں کہیں فلسفیانہ رنگ بھی پایا جاتا ہے۔ جو مصنف کی دروں بینی اور عقلی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اور افسانے کے حسن میں اضافے کا باعث بھی ہے۔

CamScanner

Day: Date:

"سکون کی خواہش ہے تو اس کے لیے
قبر موجود ہے۔ مرنے سے کوئی روکتا
نہیں.... نہ حس نہ حرکت، نہ عالم
خیال میں میرے ساتھ شرکت....
اس کو زندگی کہتے ہیں؟"

عورت کی نفسیات

یلدرم نے اپنے افسانے میں عورت کو اور عورت کے سماجی مسائل کو موضوع بنایا ہے۔ عورت مرد کی بہترین رفیق ہے۔ اور یلدرم کے نزدیک اس کے ساتھ ویسی سلوک ہونا چاہیے جو بہترین رفیق کے لیے موزوں اور مناسب ہو۔ اس افسانہ میں دولوں کو غیر موافق خاوند ملتے ہیں۔ اور پھر ان کا اپنے خاوندوں کے بارے میں اظہار خیال کرنا اُن کی نفسیات کو بیان کرتا ہے۔ جو کہ حقیقت میں عورت کی نفسیات کا خاصہ ہیں۔

"کیوں میری قسمت میں بے پروائی
لکھی ہوئی ہے؟... اگر یہی بے پروائی
ہے تو میں بھی ناولوں کی سی زندگی
کیوں نہ شروع کردوں۔ یہ شخص جو
میری تحقیر کرتا ہے۔ اسی کا جواب تحقیر
سے دوں۔"

Day: Date:

حقیقت نگاری:

یلدرم کے افسانہ میں معاشرے کی حقیقت بھی پائی جاتی ہے خط کی شکل میں بیان کیا گیا اُن کا افسانہ حقیقت کا عنصر لیے ہوئے ہے۔ اور عورتوں کی حقیقی زندگی کے سماجی مسائل اور ادھ دوست کے فرائض کو عمدہ انداز میں بیان کیا ہے۔

"تمہارے خاوند کی تربیت میں اختلاف ہے.... مگر نہ اتنا کہ کوشش کر کے ایک دوسرے کے موافق نہ ہو جائے لیں اس کے ساتھ ہنسی خوشی بسر کرو۔"

صحبت ناجنس کا فنی جائزہ

اسلوب

یلدرم کو مشرقی تہذیب اور تمدن سے گہرا لگاؤ تھا اس کا اظہار ان کے افسانہ صحبت ناجنس میں بھی ملتا ہے۔ زبان دلکش اور لطیف ہے۔ انہوں نے جو اسلوب اختیار کیا وہ رومانی تھا. رومانوی انداز تحریر کی روایت ہمارے ادب میں موجود نہ تھی. لیکن اس کے باوجود نیا ترنم، اور نیا آہنگ دیا. الفاظ کی دریافت، مرکبات کی تعمیر میں یلدرم نے عربی، فارسی سے استفادہ حاصل کیا۔ ان کے ہاں ہلکا مزاج اور دھیما خوشگوار طنز بھی ہے. تنقید اور اصلاح بھی۔

Day: Date:

"صاحب! کیا غضب کہ میں اس قدر
التماس کیا ہوں آپ قبول نہیں کرتے
ہو، مہربانگی کرکے مداری لال یا امانت
کی کوئی چیز آپ سنا دیں گے تو کیا ہوگا۔"

جذبے کی متانت (جذبات نگاری)

یلدرم کی نثر بہت واضح ہے۔ وہ جذبات کی رو اور روانی میں بھی اپنے ادبی وزن اور وقار کو بہنے نہیں دیتے۔ یلدرم کے جذبات کچھ زیادہ تند و تیز نہیں۔ یلدرم نے اس افسانے میں خیال کی رنگینی و نزاکت کے ساتھ جذبے کی متانت و عفت کو جس طرح متوازن رکھا ہے کسی اور سے ایسا نہ ہو سکا۔

"ممکن ہے کہ میرا جسم اس کے جسم سے نفرت
نہ کرے۔ مگر میں تمہیں یقین دلاتی ہوں میری
روح، میری طبیعت، اسکی روح، اسکی طبیعت
سے ہمیشہ ہمیشہ اور پوری پوری نفرت کرے گی۔"

اشعار کا استعمال

یلدرم نے افسانہ صحبتِ ناجنس میں مختلف شعرا کی غزلیات کے اشعار کا برموقع اور برمحل استعمال کیا ہے جس سے اُن کے افسانہ میں بلاغت کی خصوصیت پیدا ہو گئی ہے۔ اور اشعار کے استعمال نے افسانے میں دلچسپی کو بڑھا دیا ہے۔

Day: .... Date: ....

ے "دونوں ہاتھوں میں مہندی لگائے ڈری
لگائے ڈری، ہاں لگا لے ڈری"

ے ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی، نغمۂ شادی نہ سہی

تشبیہات کا استعمال

یلدرم نے اس افسانہ میں معنی خیز ترکیبیں اور مرصع تشبیہات کا استعمال عمدہ انداز میں کیا ہے۔ اور ان تشبیہات کے بیان اور مطالب میں مکمل طور پر ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

"اس ٹھہرے ہوئے پانی جیسی زندگی سے تو
میں اکتا گئی ہوں۔"

"آواز بھاری گویا ہاتھی پانی پی رہا ہو۔"

سراپا نگاری:

یلدرم نے اپنے افسانہ میں کرداروں کے سراپہ کا عمدہ انداز میں بیان کیا ہے۔ وہ اس طرح سے سراپا بیان کرتے ہیں کہ قاری کے ذہن میں کردار کی صورت متشکل ہو جاتی ہے۔ قاری کو یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے قاری نے خود ایسی صورت کا آدمی دیکھا ہے۔ جیسا کہ مصنف نے اپنے افسانہ میں بیان کیا ہے۔

Day: Date:

"سراپا صحت ہے۔ اس قدر قوی کہ پہلوان
معلوم ہوتا ہے..... بال موٹے موٹے، بڑی
بڑی مونچھیں، چھوٹی چھوٹی بھویں، باہر کو
نکلی ہوئی بڑی بڑی آنکھیں سیاہ اور چمکیلی۔"

فارسی الفاظ کا استعمال

یلدرم نے اس افسانہ میں فارسی زبان کے الفاظ کا بھی استعمال کیا ہے انہوں نے فارسی کے ثقیل اور نامانوس الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ اور ایسے الفاظ جو اردو کے لیے غریب ہیں۔ ان کا استعمال بھی اس افسانے میں عمدہ انداز سے کیا ہے۔

"چاریک ساعت ست، متصل صدا میکنم،
کسے ملتفت نمی شود، پنبہ درگوش کردند مگر۔"

مکالمہ نگاری:

یلدرم نے یہ افسانہ خطوط کی صورت میں تحریر کیا ہے مگر پھر بھی اس میں مکالماتی انداز بھی پایا جاتا ہے۔ اور مکالمات کے ذریعے اس افسانہ کے کرداروں کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس پر انہوں نے نہایت اخلاق اور نرمی سے کہا:
"بہتر انگریزی گانے ہی سنائیے، میرے کو وہ بھی پسند ہوتے ہیں۔"
میں نے پوچھا "کونسا گانا سناؤں۔"
"صاحب جو آپ کی خوشی ہو گاؤ میں کیا کہوں۔"

Day: Date:

تصویر کشی

سجاد حیدر یلدرم کے افسانوں میں تصویر کشی جگہ جگہ پائی جاتی ہے۔ وہ جس چیز کو بیان کرتے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے روشن ہو جاتی ہے۔ اس افسانہ میں بھی تصویر کشی نمایاں طور پر پائی گئی ہے۔

"دو ایک منٹ سنا بھی، آخر اس حالت میں رہا نہ گیا، بیٹھے، اٹھے، پھر بیٹھے، پھر اٹھے، ایک سگریٹ جلایا، پھر آہستہ آہستہ کمرے میں ٹہلنا شروع کیا۔"

کردار نگاری:

کردار چونکہ ہر افسانے کا لازمی جز ہوتے ہیں اس افسانہ میں بھی یلدرم نے کچھ کرداروں کے ذریعے کہانی کو بیان کیا ہے۔ جو کہانی کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اس افسانہ میں پانچ کردار ہیں۔ مگر مرکزی کردار دو ہیں۔ اور ثانوی کردار تین ہیں۔ مرکزی کرداروں میں عذرا اور اس کی دوست سلما ہیں۔ ثانوی کرداروں میں عذرا کا شوہر غیاث، عذرا کی ماما دردانہ، اور سلما کا شوہر حامد شامل ہیں۔ یہ افسانہ چونکہ دو سہیلیوں کی خط و کتابت کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے ان دونوں کو مرکزی کردار کہا گیا ہے۔ اور مجموعی طور پر یہ دونوں کردار اپنے شوہروں سے عاجز اور متضاد طبیعت رکھنے والے دکھائے گئے ہیں۔

Day: Date:

افسانہ "نکاح ثانی" کا فن و فکر

نکاح ثانی کا خلاصہ

یہ افسانہ ایک ایسی خاتون کی کہانی ہے۔ جسے ایک خط کے ذریعے پتہ چلتا ہے کہ اس کا شوہر اس کے ساتھ بے وفائی کر رہا ہے۔ خط کو پڑھنے کے بعد اُسے وہ تمام راتیں یاد آتی ہیں۔ جب اس کا شوہر کسی نہ کسی بہانے سے رات کو گھر سے باہر چلا جاتا ہے۔ اس رات بھی جب اُس کا شوہر گھر نہیں لوٹا تو وہ برقع اوڑھ کر اس کسبی کے گھر پہنچ جاتی ہے۔ جس کا پتہ اس خط میں لکھا تھا۔ خاتون اور کسبی عورت کے مابین تلخ فقروں کا تبادلہ ہوتا ہے۔ اور سب حقیقت بے وفا شوہر کے سامنے کُھل جاتی ہے۔ اور یوں میاں بیوی نے پاک صاف، محبت بھرا بوسہ لے کر گویا دوسری مرتبہ نکاح کیا اور وہ پیمان وفا باندھا جو اب عمر بھر تک نہ ٹوٹے گا۔ یہ بوسہ اس پیمان وفا کی مہر تھا۔

فکری جائزہ

موضوع

یلدرم کا یہ افسانہ جون 1907ء میں رسالہ مخزن میں شائع ہوا تھا۔ جہاں انہوں نے ایک ایسے موضوع کو برتا جس کے ذریعے نفسیات، گناہ،

Day: Date:

شریعت جنس کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ یہ ایک آوارہ مزاج شوہر اور ایک عفت مآب اور وفا شعار بیوی کی کہانی ہے۔ سچی اور بے لوث محبت بھی کیا کرشمے دکھاتی ہے۔ ایک ایسا ہی کرشمہ اس افسانہ میں بھی دکھایا گیا ہے۔ بیوی کے صبر و جمال اور اس کے ایثار نے ایک بھٹکے ہوئے شوہر کو سیدھے راستے پر ڈال دیا۔ ایک خاندان کو تباہی سے بچا لیا۔ اور ازدواجی مسرتوں سے معمور کر دیا۔

رومانیت

یلدرم کا یہ افسانہ جذبہ، محبت اور رومانیت کا پرتو لئے ہوئے ہے۔ وہ عشق اور اس کے جذبات کی تحریک کے لیے ہمیشہ رومانی پس منظر کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور عموماً یہ کام چاند اور اس کی رومان پرور فضا سے لیتے ہیں۔ ان کے رومان کی روح رواں عورت ہے۔ ان کے نزدیک عورت محبت کا مرکز ہے۔ وہ عورت کو محبت سے الگ کر کے دیکھتے ہی نہیں۔

"اتنے میں اس نے اس کے منہ کو جو
حیرت سے کھل گیا تھا، ایک
لمبے بوسے سے بند کر دیا۔"

Day: Date:

عورت کی نفسیات:

یلدرم نے چونکہ اپنے افسانوں میں عورت اور عورت کے مسائل کو موضوع بنایا۔ ان کا یہ افسانہ نکاح ثانی بھی عورت کی نفسیات کی عکاسی کرتا ہے۔ اور اس کا ایک پہلو یہ بھی بیان کیا ہے کہ عورت ہی مرد کی بہترین رفیق ہے۔ اور اس پہلو کو بھی نمایاں طور پر دکھایا گیا ہے کہ عورت کے بغیر مرد کی زندگی ادھوری ہے۔ پھر چاہے عورت عفت مآب بیوی کی صورت میں ہو یا کسی بیسوا یا فاحشہ کی صورت میں

"وہ میرا شوہر ہے اُسے صرف میرا ہو کر رہنا چاہیے۔ میرے سوا اس پر کسی کا حق نہیں۔ میرے سوا وہ کسی کی ملکیت نہیں۔ کسی کی امانت نہیں۔"

طنز نگاری:

یلدرم نے اس افسانہ میں ناخوشگوار حقیقت کی طرف طنز کیا ہے۔ جو سماج کا ناسور ہے۔ اور اس افسانے میں بیسوا عفت مآب خاتون پر طنز کرتی دکھائی گئی ہے۔ جو اپنی باتوں سے عورت پر یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ خود ایک اچھی بیوی نہیں بن پائی۔

"سبحان اللہ! آپ کی بھی نرالی باتیں ہیں۔ مجھ سے آکر اپنا خاوند مانگتی ہو۔ اگر ایسی

Day: Date:

ہی ضرورت ہے تو اسے پکڑ کر رکھنے کی
تدبیر کیوں نہیں سوچتیں۔"

سماجی حقیقت نگاری

اس افسانہ میں مصنف نے عورت کی زندگی کے حقیقی مسائل کو بیان کیا ہے۔ اول معاشرے کی عمدہ انداز میں تصویر کشی کی ہے۔ اور اس دور کے معاشرتی رویوں اور گھریلو زندگی کے تضادات کو حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا ہے۔

"ہاں، ہاں! میں تمہیں تمہارے گھر میں
ایسی باتیں سناتی ہوں۔ تمہاری ہتک
کرتی ہوں۔ جانتی ہوں تم پر عصمت والی
بیبیوں، محبت کرنے والی ماؤں کی لعنتیں،
بددعائیں پڑتی ہیں۔ تم جو ہمارے خاوندوں
کو ہم سے چرا لیتی ہو۔"

فنی جائزہ

پلاٹ:

یلدرم نے افسانہ میں کہانی کو ایک ربط اور تسلسل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ افسانہ میں موجود واقعات جذبات سے پر ہیں۔ اور ہر جذبہ اور ہر واقعہ کا تعلق پلاٹ سے بہت گہرا ہے۔ اور پلاٹ میں کسی بھی قسم کا جھول نہیں ہے۔

CamScanner

Day: Date:

سراپا نگاری:

سجاد حیدر یلدرم نے اپنے افسانوں میں سراپا نگاری کا عنصر بھی بیان کیا ہے۔ اُن کے اِس افسانہ میں بھی سراپا نگاری کی گئی ہے۔ جس سے کردار کی شخصیت کی تصویر قاری کے سامنے عمدہ انداز میں آتی ہے۔

"نظر دوسری پر پڑی جو بالوں کو بکھرے
پاس منہ اور مخمور مگر ڈھٹی آنکھیں لیے
ملگجی کرتی جو اوپر کو چڑھ گئی تھی۔"

تشبیہ کا استعمال

یلدرم کے اس افسانہ میں بھی تشبیہ کا عنصر موجود ہے۔ چونکہ تشبیہ کسی بھی کلام کا زیور ہوتی ہے۔ اس لیے یہاں بھی تشبیہ اِس افسانے کی کہانی کو بیان کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

"فقرے دل میں چشمے کی طرح
اُبل رہے تھے۔"

منظر نگاری:

اِس افسانہ میں منظر نگاری زیادہ نہیں کی گئی۔ کچھ جگہوں پر مصنف نے منظر کو بیان کیا ہے جو کہ اس کے اختصار کے لیے بھی اہم ہے۔

CamScanner

Day. Date

"چوک کی بڑی سڑک میں داہنے طرف
حلوائی کی دوکان کے بازو سے جو گلی
نکلتی ہے۔ اس میں جو تھا مکان...."

جزئیات نگاری

افسانہ نکاح ثانی میں یلدرم نے واقعات کو جزئیات کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کسی بھی منظر کو بیان کرنے لیے اس کو مکمل جزئیات کے ساتھ بیان کیا ہے۔

"پریشان بالوں کو جلد جلد سنوارتے،
آنکھوں کو ملتے ہوئے، منہ پونچھتے ہوئے...
... ملگجے دوپٹے کو پھینک کر بنیا تہ کردہ
دوپٹہ اوڑھتے وقت...."

جذبات نگاری:

یلدرم کا افسانہ نکاح ثانی جذبات سے پُر ہے۔ مصنف نے اس افسانہ میں ایک خاتون کے غصے، بے بسی اور محبت کے جذبات کو جملوں میں پرو دیا ہے۔ اور جذبات افسانے میں حقیقت کے عنصر کو مزید نمایاں کر رہے ہیں۔ اور قاری کے احساسات اور جذبات پر بھی گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔ جذبات کے مختلف رنگ اور مختلف لہریں سامنے آتی رہتی ہیں۔ لیکن موضوع کی وحدت برقرار رہتی ہے۔

Day: Date:

"ان بوسوں کے درمیان اس نے
ایک زہر کا گھونٹ چکھا تھا۔ اس بیسوا
کے ناپاک منہ کا..... اسے ایسا معلوم ہوا
خود بھی ناپاک ہوگئی۔ اور خود اپنے سے
نفرت کرنے لگی۔"

بیانیہ انداز

اس افسانے کا انداز بیانیہ ہے۔ اور یلدرم نے بھی اپنے افسانوں کو مختصر اور بیانیہ انداز دیا ہے۔ وہ لفظوں کو واضح انداز میں بیان کرتے ہیں۔ ان کا بیانیہ انداز مختلف اور منفرد ہے۔ اس میں مختلف زبانوں کے الفاظ شامل ہیں۔ افسانہ نکاح ثانی کا انداز کھلا ہے۔

"ایک دن اتوار کا دن تھا، وہ گھر سے
نکلتے وقت اس کی طرف نہ دیکھ کر کہتا
ہوا کہ "شاید میں آج دیر سے آؤں"
جانا چاہتا تھا۔"

اسلوب

افسانہ میں فلیش بیک اور خود کلامی کی تکنیک ملتی ہے۔ اس افسانہ کی زبان سادہ، صاف اور عام فہم ہے۔ یلدرم نے جن واقعات کا انتخاب کیا ہے۔ وہ جذبات سے جڑے ہیں۔ خوبصورت

CamScanner

Day: Date:

اسلوب نگارش یلدرم کی شخصیت کا خاصہ ہے
اس افسانہ کے متعلق **عبدالودود** لکھتے ہیں۔

"مصیبت زدہ عورت، پریشان حال وغمگین
ہے۔ اس کی حرکات و سکنات کی مکمل تصویر
کشی کی گئی ہے۔ مصنف نے غمزدہ افسردگی
کی حالت کی تصویر کشی جس طرح کی ہے۔
اس سے اس کے جذبات نگاری کے
شعور کا اندازہ ہوتا ہے۔۔۔۔"

یلدرم صرف حسن و عشق کے جذبات کی ترجمانی
کرنے ہی میں ماہر نہیں بلکہ آلام و مصائب کا مختلف
کرداروں پر جو اثر ہوتا ہے۔ اس کی ترجمانی بھی بڑی
کامیابی سے کرتے ہیں۔
یلدرم افسانہ نگاری کے فنی تقاضوں کو برتنے
میں پوری مہارت سے کام لے رہے تھے۔

کردار نگاری:

اس افسانہ کا مرکزی کردار عورت ہے۔ جو
ایک فاحشہ سے اپنے شوہر کو آزاد کرانا چاہتی ہے۔ اور
اس کی خاطر ایک ایسی عورت سے منتیں کرتی ہیں۔
جس کی سماج میں کوئی عزت نہیں۔ یہ عورت صبر و
تحمل کا پیکر ہے۔ وہ اپنے شوہر سے ملنے والے ہر بے وفائی
کو معاف کر دیتی ہے۔ وہ اس بیسوا کی خوشامد کرتی ہے

Day: Date:

لیکن جب وہ نہیں مانتی تب وہ اس کو اس کی زندگی کی حقیقت دکھاتی ہے۔

یلدرم اپنے بعد آنے والے افسانہ نگاروں کے لیے رول ماڈل ثابت ہوئے۔ نکاح ثانی بھی ایک ایسا ہی افسانہ ہے۔ جو بعد کے لکھنے والوں کے دل پر انمٹ نقوش چھوڑ گیا۔